بندہ مزدور کو جا کر میرا پیغام دے

علامہ سعید احمد یوسف زئی رحمۃ اللہ علیہ

عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ ثلثۃ انا خصمہم یوم القیامۃ رجل اعطیٰ بی ثم غدر ورجل باع حرافا کل ثمنہ ورجل استاجر اجیراً فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ

سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روز قیامت میں تین آدمیوں سے جھگڑا کروں گا۔ایک وہ آدمی جس نے میرے نام کے ساتھ عہد کیا اور پھر اس نے بدعہدی کی' وہ آدمی جس نے کسی آزاد شخص کو فروخت کر دیا۔اور اس کی قیمت ہڑپ کر گیا اور وہ آدمی جس نے کسی کو مزدوری پر رکھا پورا کام لیا اور پھر اسے اس کی مزدوری نہیں دی۔

مجھے یہ روایت قلم بند کرنے کی ضرورت یوں پیش آئی کہ بعض محترم حضرات نے مجھے مزدوروں کے حقوق پر لکھنے کی' ایک سے زائد بار دعوت دی ہے اور یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر میں نے اس موضوع پر نہیں لکھا تو بروز محشر وہ بارگاہ الٰہی میں میری شکایت کریں گے ان کے اس اصرار شد و مد سے صاف ظاہر ہے کہ مزدور اپنے حق سے محروم کیا جا رہا ہے اور حصول حق کے لئے وہ دلائل کے متلاشی ہیں باوجود کہ اسلامی تعلیمات کی زرین اور محکم و فیصل اصولیات اور احکام سے کتب تدریس' کتب فقہ اور دیگر کتب بھری پڑی ہیں لیکن دین سے بے رغبتی کے سبب عوام الناس کی اکثریت ان احکام سے بے خبر ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ معاشرے میں اسلامی قوانین نافذ ہی نہیں ہیں انگریزوں کے مدون کردہ قوانین پر ہماری عدلیہ فیصلہ کرتی ہے جو کہ تمام کے تمام اسلامی احکام کے برعکس ہیں اس وجہ سے بھی یہ صورت حال پیدا ہوئی کہ معاشرے کے ہر طبقہ کا فرد اس وقت بے چین و مضطرب ہونے کے ساتھ ساتھ استحصال کا شکار ہے جن میں سے ایک طبقہ مزدور کا ہے۔یہ طبقہ اس وقت ہر جگہ استحصال کا شکار ہے۔مزدور صرف وہ نہیں جو سڑکوں پر کدال پھاوڑے چلائے اور کارخانوں میں مشین چلائیں۔مزدور وہ استاذ بھی ہے جو کسی درس گاہ میں اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے تلامیذ کو زیور علم سے آراستہ کرتا ہے مزدور وہ قلم کار بھی ہے جو معمولی معاوضے پر نوک قلم سے وہ علمی شاہکار تخلیق کرتا ہے جو ذہنوں کو جلا بخشتے ہیں اور ہدایت کے مینارے

بن کر صدیوں تک رہنمائی کے فریضے انجام دیتے ہیں۔ مزدور وہ عالم دین بھی ہے جو نہایت معمولی مشاہرے پر امامت وخطابت کے فرائض انجام دینے کے ساتھ خلق اللہ کی رہبری کا فریضہ بھی انجام دیتے ہیں' مزدور وہ کلرک بھی ہے جو صبح سے شام تک میز پر بیٹھا فائلوں پر اپنا دماغ کھپاتا رہتا ہے۔ جس کے نصیب میں ترقی نہیں ہوتی وہ جیتا بھی کلرک بن کر ہے۔! اور مرتا بھی کلرک بن کر ہے مزدور وہ دربان اور چوکیدار بھی ہے جو زمانے کے سرد وگرم سے بے نیاز نہایت حقیر معاوضے پر افسران وآقا کی جانوں کی حفاظت کرتا ہے۔

الغرض مزدور ہر جگہ استحصال کا شکار ہے۔ جتنی محنت مزدور سے لی جاتی ہے اس کا عشر عشیر بھی اسے ادا نہیں کیا جاتا! شاید اسی لیے کہ مزدور اسی لائق ہوتے ہیں۔ اور شاید اس لیے بھی کہ مزدور سے مراد عموماً ایک نچلے طبقے کی لی جاتی ہے! لیکن میں کہتا ہوں کہ فکر کا یہ زاویہ انتہائی غلط ہے اس لیے مزدور ہونا اور مزدوری کرنا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت مبارکہ ہے۔

حضرت ادریس علیہ السلام خطاطی اور خیاطی کا کام کرتے تھے! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاں آٹھ برس بکریاں چرائیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام کپڑا بنتے تھے پھر اسے بیچتے تھے۔' حضرت اسماعیل علیہ السلام تیر بناتے تھے اور فروخت کرتے تھے' حضرت لقمان علیہ السلام دستیاں بناتے اور انہیں فروخت کرتے تھے' حضرت صالح علیہ السلام تھیلے بنا کر بیچتے تھے' حضرت یحییٰ علیہ السلام جوتے سیتے اور فروخت کرتے تھے' حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے!' حضرت داؤد علیہ السلام بادشاہ ہونے کے باوجود لوہے کا کام کرتے اور اسی سے گزر بسر کرتے تھے!'

خود ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کم سنی میں مزدوری پر اہل مکہ کی بکریاں چراتے تھے!

چنانچہ ثابت یہ ہوا کہ مزدوری قابل حقارت پیشہ نہیں بلکہ قابل فخر پیشہ ہے' جو لوگ مزدوروں کو حقیر سمجھتے ہیں جو ان کا' استحصال کرتے ہیں' وہ صرف مزدور ہی کے نہیں بلکہ اللہ کے بھی مجرم ہیں' مزدور کی مزدوری ہڑپ کرنے کے معنی یہ ہیں کہ یا تو اسے مزدوری دی ہی نہیں یا اگر دی تو اتنی نہیں دی جتنا کہ مزدور کا حق بنتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے اس بارے میں واضح احکامات دیئے ہیں جن میں درج ذیل روایات شامل ہیں۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کردو (ابن ماجہ)

سیدنا حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور سینگی

لگانے والے کواس کی مزدوری دی اور ناک میں دوا ڈالی (متفق علیہ)

عصر حاضر میں جس طرح مزدور کے نظریات پر شب خون مارا گیا ہے شاید معاشرے کے کسی بھی طبقے کے نظریات پر اس طرح حملہ نہیں کیا گیا! اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ سرمایہ داروں کے استحصالی نظام سے زیادہ مزدور متاثر ہوئے ہیں! پھر ان کی تعداد معاشرے کے ہر طبقے سے کئی گنا بڑھ کر بھی ہے لہٰذا اگر یہ اسلامی تعلیمات سے برگشتہ کر دیئے جائیں تو پھر پورے معاشرے پر چھا جانا کسی بھی نظریہ کے لیے مشکل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ذوالفقار علی بھٹو نے یہاں سوشلزم کی بنیاد رکھی۔ اور تمام صنعتیں قومی ملکیت میں لے کر سرمایہ دارانہ ظالمانہ نظام ختم کر کے سب کو برابر کے حقوق دینے کا نعرہ لگایا۔ جس سے سب سے زیادہ مزدور خوش ہوئے اور انہوں نے بھٹو کو ووٹ دیکر کامیاب کرایا۔

لیکن سوائے اس کے مزدور کو کچھ نہ ملا۔ کہ پہلے وہ سرمایہ دار کا غلام تھا! اب وہ حکومت کا غلام ہو گیا طبقاتی کش مکش اب پہلے سے زیادہ بڑھ گئی' ہر ادارہ قومی ملکیت میں لینے کی پالیسی سے فائدہ کم ہوا خزانے پر سرکاری ملازموں کی تنخواہوں کا بوجھ بڑھ گیا جس کو کم کرنے کے لیے ہوشربا مہنگائی کی گئی! نتیجہ یہ نکلا کہ تاجر و صنعتکار پہلے سے زیادہ مال دار اور مزدور پہلے سے زیادہ غریب ہو گئے۔

پھر ایک عرصہ بعد نواز شریف نے نج کاری کی پالیسی اپنائی کہ قومی ملکیت میں لیے گئے کارخانے ادارے اور کمپنیاں نجی ملکیت میں دینی شروع کیں۔ جس سے مزدور طبقہ ایک بار پھر متاثر ہوا اس لیے کہ سرکاری اداروں میں مزدور بکثرت رکھے گئے تھے۔

چنانچہ نجی ملکیت میں ضرورت سے زائد مزدوروں اور ملازموں کو فارغ کیا جانے لگا نتیجہ مہنگائی پھر بڑھی تو مزدور کی تنخواہ میں چند فیصد کا اضافہ کر کے اس کا منہ بند کرنے کی کوشش کی گئی بتقصائے گفتگو یہ ہے کہ مزدور استحصال سے کہیں بھی نہیں بچ سکا...... سرکاری ادارے ہوں یا نجی ادارے ہر جگہ تختہ مشق ستم مزدور ہی بنتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

مزدور لیڈروں کے پاس اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ہمارے آپس میں متحد نہ ہونے کا نتیجہ ہے اگر ملک بھر کے مزدور ایک ہو جائیں تو نہ صرف نجی ادارے بلکہ حکومت بھی ہمارے آگے گھٹنے ٹیک دے۔

لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ اسلامی احکام سے دور ہونے کا نتیجہ ہے اسلام جس قدر مزدور کے حقوق پر زور دیتا ہے اور جتنا تحفظ مزدور کو فراہم کرتا ہے اور اسے معاشرے میں باعزت مقام دیتا ہے وہ دنیا کے کسی دوسرے مذہب اور ازم میں نہیں پایا جاتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ سرمایہ دارانہ' جاگیر دارانہ' اور سوشلسٹ نظام وغیرہ ٹھکرا کر اسلامی احکام کے تحت لیبر پالیسی بنائی جائے اور مزدور کا استحصال بند کر کے

اس کو اس کا حق محنت کما حقہ ادا کیا جائے۔انہیں حقیر سمجھنے اوران کی مزدوری انہیں خیرات کی شکل میں دینے کا ناپاک سلسلہ بند کر دیا جائے خود مزدور کو بھی چاہیے کہ غیر اسلامی نظریات اپنانے اور سرمایہ داروں کی مکارانہ چالوں میں مزید پھنسنے اور شکار ہونے کی بجائے اپنے مسائل کا حل اسلامی احکام میں تلاش کریں۔
شاعر مشرق علامہ اقبال اس جانب توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

بندہ مزدور کو جا کر میرا پیغام دے
خضر کا پیغام کیا' ہے یہ پیام کائنات
اے کہ تجھ کو کھا گیا سرمایہ دار حیلہ گر
شاخ آہو پر رہی صدیوں تلک تیری برات
دست دولت آفریں کو خردیوں ملتی رہی
اہل ثروت جیسے دیتے ہیں غریبوں کو زکات
نسل' قومیت' کلیسا' سلطنت' تہذیب' رنگ
خواجگی نے خوب چن چن کر بنائے مسکرات
کٹ مرا ناداں خیالی دیوتاؤں کے لیے
سکر کی لذت میں تو لٹوا گیا نقد حیات
مکر کی چالوں سے بازی لے گیا سرمایہ دار
انتہائے سادگی سے کھا گیا مزدور مات

اور یہ بھی اسلامی پاکستان میں مزدور کا سادگی سے مات کھا جانا ہی ہے۔دنیا بھر کے کافر مزدوروں کے ساتھ عالمی دن ہمارے مسلمان مزدور بھی بناتے ہیں اور برسوں پہلے شکاگو میں قتل ہونے والے آٹھ مزدوروں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں حالانکہ ان کے سامنے ہادی اعظم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ موجود ہے۔جب غزوہ احزاب کے دن شکم مبارک پر آپ ﷺ نے دو پتھر باندھے اور ہاتھ میں کدال لیے خندق کھودتے رہے! کیا عصر گزشتہ اور عصر حاضر میں کسی رہبر نے کسی قائد نے ایسی نظیر پیش کی ہے؟ چاہیے تو یہ تھا کہ ہم غزوہ احزاب کے دن یوم مزدور کے نام سے مناتے لیکن ہم تو خیالی دیوتاؤں کے لیے کٹ مرنے والے ہیں شکاگو کے آٹھ کافر مزدوروں کا قتل ہمیں یاد ہے۔کونین کے تاجدار اور آپ ﷺ کے اصحاب باصفاء کی غزوہ احزاب کے دن کی مشقت ہمیں یاد نہیں، ہمیں چاہیے کہ حقوق کی جدوجہد میں اسلامی تشخص برقرار رکھیں اور اپنی انفرادیت بھی کافر اور مسلمانوں میں کچھ تو فرق ہونا چاہیے۔

☆☆☆☆